قرۃ العین حیدر

اردو کی خواتین شاعرات

میں ادب میں ''لیڈیز کمپارٹمنٹ'' اور ''صرف عورتوں اور بچّوں کے لیے'' کی قسم کی تخصیص کی ہمیشہ سے مخالف ہوں۔ لیکن اس ''غزل نمبر'' میں ایک ''زنانہ ڈبّا'' شامل ہے کیوں کہ بیش تر تذکروں میں پرانی شاعرات کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ یا ان کے اکّا دکّا شعر شامل کیے جاتے ہیں۔ یا ان کا کلام محفوظ نہیں رہ سکا۔ اس بے اعتنائی کی بڑی وجہ ہماری سماجی اقدار تھیں۔ خواتین کی ادبی کاوشوں کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی تھی۔ ان کا نام تک کا پردہ لازمی تھا۔ اور شاعری بھی عموماً رقص و موسیقی کی طرح محض طوائفوں کا فن تھا۔ ہمارے ہاں ارباب نشاط کو وہی تمدنی حیثیت حاصل تھی جو فیوڈل جاپان میں ماہر فن گیشاؤں اور اٹھارویں صدی فرانس میں courtesans کی تھی۔ لیکن اٹھارویں صدی سے آج تک پردہ نشین عورتیں، مغل شہزادیاں، نوابوں کی بیگمات، اور متوسط طبقے کی گرہستنیں اردو اور فارسی میں مروّجہ انداز کی روایتی غزلیں کہتی رہی ہیں جن میں سے بعض قابل توجہ ہیں۔

متعدد مشہور اشعار ان شاعرات کے ہیں جن کے ناموں سے لوگ واقف نہیں۔ مولانا عبدالباری آسیؔ جو میرے ذخیرہ کتب میں موجود ہیں کا ''تذکرۃ الخواتین''، مطبع نول کشور لکھنؤ سے شائع ہوا تھا اس میں ۱۹۲۷ تک کی دوسو اردو اور بانوے فارسی شاعرات کے کلام کے نمونے شامل ہیں۔ ان دوسو اردو شاعرات میں چھیاسی طوائفیں تھیں۔ عہدِ رفتہ کی خواتین کے حالات مولانا آسیؔ نے چند قدیم تذکروں میں سے اخذ کیے ہیں لیکن وہ زیادہ تر ناکافی ہیں مثلاً جیناؔ بیگم کے متعلق لکھا ہے کہ وہ ''جہان دار شاہ بہادر ولی عہد بادشاہ دہلی کی خاص محل تھیں اور مصنف ''چمن انداز'' کا بیان ہے کہ مرزا رفیع سوداؔ کی شاگرد تھیں۔'' جہان دار شاہ کون سے بادشاہ کے ولی عہد تھے؟ ایک جہاں دار شاہ دلّی کے تخت پر سال بھر کے لیے بیٹھے اور ۱۷۱۳ میں مرے۔ اگر جیناؔ بیگم ان کی خاص محل تھیں تو مرزا رفیع سوداؔ کی شاگرد نہیں ہوسکتیں کیوں کہ ۱۷۰۵ میں سوداؔ پیدا ہوئے۔

جناب کالی داس گپتا رضاؔ فرماتے ہیں: جیناؔ بیگم کے شوہر جہاں دار شاہ اور مغل بادشاہ جہان دار شاہ

(معزول ۱۷۱۳) دو الگ شخصیتیں تھیں۔ شہزادہ جہاں دار شاہ محمد شاہ رنگیلے کے پوتے اور احمد شاہ (مغل بادشاہ، ۱۷۱۴-۱۷۵۴) کے بیٹے تھے۔ مرزا جواں بخت بہادر کہلاتے تھے اور خود بھی شاعر تھے۔ سودا نے تقریباً ۵۴ برس کی عمر میں دلّی چھوڑی، اس طرح وہ جینا بیگم کے استاد ہو سکتے ہیں مگر پرانے تذکروں میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ صرف ''ماہِ درخشاں'' اور ''چمن انداز'' میں اس کا ذکر ہے جو بعد کی کتابیں ہیں۔

مولانا آسی نے اپنی کتاب میں چندا اور مہ لقا دو الگ الگ شاعرات بتائی ہیں۔ حال آں کہ مہ لقا بائی چندا اردو کی پہلی صاحبِ دیوان شاعرہ کا پورا نام تھا۔ وہ راجا چندو لال شاداں کی سرکار میں ملازم اور بشیر محمد خاں ایماں کی شاگرد تھیں۔ ۱۸۰۶ میں راجا چندو لال عہدۂ پیش کارِی خلدتِ آصفیہ پر ممتاز ہوئے۔ یہی چندا کے عروج کا زمانہ تھا۔

ایک اور قابل توجہ گروہ انگریز نژاد اور ارمنی خواتین کا ہے۔ مولانا آسی کے تذکرے میں ایک بسم اللہ بیگم کا ذکر ہے جن کی ماں ''ولایت زا'' تھیں اور خود منشی انعام اللہ خاں یقین، شاگرد مرزا جانِ جاناں مظہر، سے اصلاح لیتی تھیں۔ لیکن بیش تر اینگلو انڈین خواتین کا تذکرہ رام بابو سکسینہ کی کتاب میں موجود ہے۔ ان خواتین کی مائیں یا باپ انگریز تھے اور ان کی انگریزوں سے شادیاں ہوئی تھیں۔ مثال کے طور پر آگرے کی اینگلو انڈین جمیعت جو ایک انگریز فوجی میجر آر جسٹن [؟] کی بیوی تھیں اور غزلوں کے علاوہ ٹھمری، دادرے، ہولیاں وغیرہ بھی تصنیف کرتی تھیں۔ مس فلورا میری سارکس کی طرح ان کا ذکر مولانا آسی نے بھی کیا ہے۔ یہ اردو داں انگریز، یوریشین اور اینگلو انڈین سماج ایسٹ انڈیا کمپنی کے ''نبابوں'' کے دور میں پیدا ہوا تھا۔ انگریز پلانٹرز اور فوجی سرداروں کے زمانے میں پروان چڑھا اور اواخر انسیویں صدی تک پہنچ کر ختم ہو گیا۔

ارمنی سوداگر سترہویں صدی سے ڈھاکا، کلکتا، مدراس میں آباد تھے۔ یہ ایک تعلیم یافتہ، ذہین اور طباع قوم تھی۔ اور آپ ارمنی کے ساتھ یہودی بھی ہوں تو سونے پر سہاگا سمجھیے۔ اپنے زمانے کی نام ور گانے والیاں ملکہ جان، ہفت زبان گوہر جان، سیرہ اور صالحہ وغیرہ کلکتے کی ارمنی یہودی تھیں۔ اور اینگلو انڈین شاعرات کی طرح ایک رچی ہوئی تہذیب کی پروردہ۔ میرے پاس گوہر کی ایک نایاب تصویر موجود ہے جو مجھے انگلستان سے ایک سردار صاحب نے بھیجی تھی جو ہندستانی کلاسیکل موسیقی پر کتاب لکھ رہے تھے۔ وہ تصویر ''غزل نمبر'' میں شائع کی جا رہی ہے۔ بیسویں صدی میں ز۔ خ۔ ش۔ جیسی غیر معمولی شاعرہ کے علاوہ بلقیس جمال بریلوی، رابعہ پنہاں، آمن عفّت، کنیز فاطمہ حیا، صفیہ شمیم ملیح آبادی، اور درجنوں شاعرات پیدا ہوئیں۔

آج کی اردو شاعری ان خواتین کے دور سے بہت آگے نکل آئی ہے اور شفیق فاطمہ شعریٰ، ساجدہ و

زاہدہ زیدی، کشور ناہید، فہمیدہ ریاض، زہرہ نگاہ، ادا جعفری، پروین شاکر، اور عزیز بانو وفا ایک مختلف ذہنی کائنات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس وقت ہندو پاکستان میں جتنی خواتین شعر کہہ رہی ہیں ان سب کا کلام دست یاب ہونا ممکن نہیں، اور یہ انتخاب کسی طرح مکمل نہیں کہا جا سکتا، مگر کم از کم ہر دور کی نمائندہ شاعرات کے چند منتخب اشعار ان اوراق میں جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ❑

[بہ شکریہ، ''فن اور شخصیت'' (غزل نمبر)،
جلد ۴، شمارہ ۶، مارچ ۱۹۷۸، صفحہ ۴۵۲–۴۵۳]